شعبہ تعلیم :لجنہ اماء اللہ برطانیہ

حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ دسمبر ۲۰۱۷

سلسلہ احمدیہ کی مختصر تاریخ سے حضرت مسیح موعود ؑ کے زمانے کے اہم وقعات کو سمجھنا۔

ذرائع: سلسلہ احمدیہ : جلد اوّل خُلاصہ صفحات ۶۲ تا ۸۰

مخالفین کا نام لے کر مباہلہ کا چیلنج:صفحہ ۶۲

۱۸۹۲ ء کے آخر میں اللہ تعا لیٰ نے ایک الہام کے ذریعہ آپ کو مباہلہ کی اجازت دی جس پر آپ نے ایک عام اعلان فرمادیا کہ اب جو شخص چاہے میرے سامنے آکر میرے دعاوی کے بارے میں مباہلہ کر لے اور پھر اسلامی تعلیم کے ماتحت ایک سال کے اندر دیکھ لے کہ خدا کیا نتیجہ ظاہر کرتا ہے۔ آپؑ نے ایک لمبی فہرست مسلمان علماءاور گدی نشینوں کی شائع فرمائی اور ان سب کو نام لےلے کر بلایا کہ اگر تم میں سے کسی میں ہمت ہے تو وہ میرے سامنے آکر مسنون طریق پر مباہلہ کر لےاور آپ نے بڑے غیرت کے الفاظ میں لوگوں کو ابھارامگر کسی کو آپ کے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

غیر احمدی مسلمانوں کو صلح کی دعوت: صفحہ ۶۵

آپؑ نے لکھا کہ اگر تمہیں فیصلہ کے دوسرے طریق منظور نہیں اور مباہلہ کے لئے بھی آگے نہیں آنا چاہتے تو آؤمیرے ساتھ سات سال کے لئے صلح کرلو۔حضرت مسیح موعود ؑ نے اس صلح کی تجویز کو ۱۹۰۱ میں پھر دہرایا اور ایک اشتہار کے ذریعہ اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ اور اس دفعہ آپ نے سات سال کی بجائے صرف تین سال کی میعاد پیش کی مگر افسوس ہے کہ ہمارے ضدی اور کج روعلماءنے اس تجویز کو بھی ٹھکرادیا۔

جلسہ مذاہب اور حضرت مسیح موعودؑ کی بے نظیر کا میابی:صفحہ ۶۷

۱۸۹۵ء کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑنے ایک اشتہار کے ذریعہ مختلف قوموں کے مذہبی لیڈروں کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مختلف مذاہب کی تحقیق کے لئے ایک مشترک جلسہ منعقد کیا جائے جس میں مختلف مذاہب کے چیدہ چیدہ نمائندے شریک ہو کر اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں کریں تا کہ لوگوں کے لئے تحقیق بین المذاہب کے متعلق سہولت پیدا ہو۔مگر افسوس ہے کہ اس وقت کسی قوم نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔لیکن اس کے ایک سال بعد یعنی ۱۸۹۶ ء کے آخر میں بعض ہندو صاحبان نے اس تحریک کو پھر تازہ کر کے اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی کہ ایک مشترک جلسہ لاہور میں ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو منعقد کیا جائے۔حضرت مسیح موعود نے بھی مقررہ سوالات پر ایک مضمون لکھا اور خدا سے علم پا کر پہلے سے اعلان کر دیا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میرایہ مضمون سارے مضمونوں پر غالب رہے گا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو ایک نمایاں فتح حاصل ہوگی۔ اس سے وہ قرآنی وعدہ بھی پورا ہوا کہ جب مسیح موعودآئے گا تو اس کے ذریعہ اسلام کو سارے مذاہب پر غلبہ حاصل ہو جائےگا۔ یہ مضمون ایک کتاب کی صورت میں چھپ چکاہے جس کا نام اردو میں ــ اسلامی اصول کی فلاسفی ہے۔ صفحہ ۶۹

پنڈت لیکھرام کی موت اور حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف مخالفت کا زور: صفحہ ۷۰

۱۸۹۷ء سال کا آغاز ہی تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو آپ نے ۱۸۹۳ ء میں پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے بارے میں کی تھی، ۲ٖ مارچ کو پنڈت لیکھرا م کسی نامعلوم آدمی کے ہاتھ سے لاہور میں مارے گئے۔ اس واقعہ سے ہندوستان بھر کی ہندوقوم میں حضرت مسیح موعودؑکے خلاف ایک خطرناک اشتعال کی صورت پیدا ہوگئی اور پیشگوئی سے مر عوب ہونے کی بجائے ہندواؤں نے یہ الزام لگانا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام کو خود سازش کر کے قتل کروادیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے خلاف بڑے زور کے ساتھ اعلان کیا اور قسم کھاکھا کر بیان کیا کہ

اس واقعہ میں میرا اس بات کے سوا قطعاً کو ئی ہاتھ نہیں کہ خدا نے مجھے اپنے الہام کے ذریعہ لیکھرام کی ہلاکت کی خبر دی تھی۔

ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی اور حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے تبلیغی دعوت:صفحہ ۷۲

۱۸۹۷ء میں جب ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی کا موقعہ آیا تو آپؑ نے بھی قادیان میں ایک جلسہ منعقد فرمایا جس میں حکومت کے اچھے اوصاف کی تعریف فرمائی اور پبلک کو پر امن اور وفادارر ہنے کی تلقین کی اور ملک کے امن وامان کے لئے دعا فرمائی ۔ ایک کتاب ـــ تحفہ قیصر یہ نامی لکھ کر اس میں ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی دعوت دی اور نہایت دلکش پیرایہ اور محبت کے انداز میں بوڑھی ملکہ کو حق اور صداقت کی طرف بلایا اور پھر اس کتاب کو خوبصورت شکل میں جلد کروا کے اپنی ایک چٹھی کے ساتھ ملکہ کی خدمت میں ارسال کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ:صفحہ ۷۳

آپ کے خلاف مسیحی پادریوں کی طرف سے ایک مقدمہ اقدام قتل کا کھڑا کروایا گیا۔ پادری مارٹن کلارک نے آپ کے خلاف یہ استغاثہ دائر کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک مسلمان نوجوان کو میرے قتل کے لئے سکھا کر بھجوایا ہے اور ایک آوارہ گرد مسلمان لڑکے کو اقبالی مجرم بنا کر عدالت میں پیش کردیا۔

دشمن کے ساتھ احسان کا سلوک:صفحہ ۷۴

اس مقدمہ کے دوران میں دو باتیں ایسی ظاہر ہوئیں جن سے حضرت مسیح موعودؑ کے اعلیٰ اخلاق پر بہت بھاری روشنی پڑتی ہے۔ اوّل یہ کہ مرزاصاحب نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اپنے جانی دشمن کو تذلیل سے بچایا۔ دوسری بات یہ تھی کہ جب حضرت مسیح موعودؑ کو بری قراردیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے اپنے وعدہ کے مطابق بری کر دیا ہے اور وہ میرا محافظ ہے مجھے اپنے مخالفوں کے خلاف انتقامی چارہ جوئی کی ضرورت نہیں ۔

سفیر تر کی کی قادیان میں آمد اور ایک خدائی نشان: صفحہ ۷۴

۱۸۹۷ء میں حسین کامی جو حکومت ترکی کی طرف سے ہندوستان میں سفیر تھا وہ حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات کی غرض سے قادیان آیا آپؑ نے اسے بتایا کہ میں تمہارے سلطان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور اس کی سلطنت کا حال بھی مجھے خراب نظر آتا ہے اور اپنے دعویٰ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعودؑ نے حسین کامی کو سمجھایا کہ اب میری بعثت کے بعد مسلمانوں کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ میری اتباع کو قبول کریں ور نہ خواہ کوئی بڑا یا چھوٹا اس کا انجام اچھا نہیں ۔

حضرت مسیح ناصری کے متعلق ایک عظیم الشان تحقیق:صفحہ ۷۶

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ عیسائیوں نت حضرت مسیح کے بعد اس جھوٹے عقیدہ کو گھڑ کر دنیا میں ایک ظلم عظیم کی عمارت کھڑی کردی ہے اور آپ اس عمارت کو گرانے کو اپنا سب سے بڑا مشن خیال کرتے تھے۔آپ ً نے دنیا میں اس انکشاف کی نہایت کثرت کے ساتھ اشاعت فرمائی اور اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس خیال پر بہت زور دیا کہ دوسرے فانی انسانوں کی طرح حضرت مسیح ناصری دنیا میں اپنی زندگی کے دن گزار کر فوت ہوچکے ہیں۔ جس میں آپ کی دو غرضیں تھیں۔ اوّل یہ کہ اس طرح شرک کو مٹا کر توحید کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے یہ کہ حضرت مسیح کو فوت شدہ ثابت کر کے اپنے خدا داد منصب کی طرف لوگوں کی توجہ کو کھینچا جاوے۔

قادیان میں سکول اور اخبار کا اجراء:صفحہ ۷۹

۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء اور مشورہ کے ماتحت جماعت کے بچوں کے لئے قادیان میں ایک مدرسہ کی بنیادرکھی گئی۔ اس سال قادیان سے ایک ہفتہ واری اخبار جاری کیا گیا جس کی غرض وغایت سلسلہ کی تبلیغ اور سلسلہ کی خبروں کی اشاعت اور جماعت کی تعلیم وتربیت تھی۔ ۱۹۰۲ء میں قادیان سے ایک دوسرااخبارالبدر نامی بھی جاری ہوگیا اور ان دونوں اخباروں نے مل کر حضرت مسیح موعودؑکے زمانہ میں سلسلہ کی بہت عمدہ خدمت سرانجام دی۔ چنانچہ بعض اوقات حضرت مسیح موعودؑ ان اخباروں کو جماعت کے دوبازو کہہ کر یاد فرمایاکرتے تھے۔

''فتح اسلام''

سوال نمبر1 : حضرت مسیح موعود ؑ نے اِس کتاب '' فتح اسلام'' کے لکھنے کی کیا وجوہات بیان فرمائی ہیں؟

جواب: حضور فرماتے ہیں:''آج یہ عاجز ایک مدّت مدید کے بعد اُس الٰہی کارخانہ کے بارے میں جو خدا تعالیٰ نے دین اسلام کی حمایت کے لئے میرے سپرد کیا ہے ایک ضروری مضمون کی طرف آپ لوگوں کی توجہ دلاتا ہے---صرف غرض یہ ہے کہ جو بات مجھ پر فرض ہے اور جو پیغام پہنچانا میرے پر قرضہ لازمہ کی طرح ہے وہ جیسا کہ چاہئے مجھ سے ادا ہو جائے---

ہمارے اکثر علماء بھی اُس وقت کے فقیہوں اور فریسیوں سے کم نہیں ۔ لمبی چوڑی نمازیں پڑھتے ہیں مگر دل میں اُس معبود حقیقی کی محبت اور عظمت نہیں۔ منبروں پر بیٹھ کر بڑی رقّت آمیز وعظ کرتے ہیں مگر اُن کے اندرونی کام اَور ہی ہیں۔ عجیب ہیں اُن کی آنکھیں کہ باوجود اُن کے دلوں کی سر کشی اور مفسدانہ ارادوں کے رونے کا بہت ملکہ رکھتی ہیں اور عجیب ہیں ان کی زبانیں کہ باوجود سخت بیگانہ ہونے دلوں کے آشنائی کا دَم بھرتی ہیں ۔ اسی طرح یہودیت کی خصلتیں ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔

سوال نمبر2 : جب حضرت مسیح موعود ؑ نے یہ کتاب لکھی اُس وقت معاشرے کی کیا حالت تھی؟

جواب: یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے اُن کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریا کاری کے کام سمجھے گئے ہیں۔ اور جو حقیقی نیکی ہے اُس سے بکلّی بے خبری ہے۔

سوال نمبر3 : حضرت مسیح موعود ؑ نے مسلمانوں کو کس بات کی ہدایت فرمائی ؟

جواب: ''---اب اے مسلمانو سُنو! اور غور سے سُنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور اُن کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منز ّہ رکھنا بہتر ہے اِسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک اُن کے سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جا دُوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے---''صفحہ ۵

سوال نمبر4 : اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے کیا وعدہ کیا ہے؟

''---خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اوراپنی برکاتِ خاصہ سے مشرّف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دئیے۔ ---سو اے

مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔۔

۔۔۔خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرضِ اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ صفحہ ۶

سوال نمبر5 : اُس وقت کے مسلمانوں کے کئے گئے قرآن اور احادیث کے تراجم صرف رسمی اور ظاہری طور پر پھیلانے کے بارے میں حضرت مسیح موعود ؑ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اُردو اور فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانۂ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے، سکھلانا، یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ مو ٔخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بیشک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلّف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک با علم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں ۔ اِن کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں ۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔ صفحہ ۶ حاشیہ

سوال نمبر6 : تجدید دین سے کیا مراد ہے؟

تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اوّل عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جومکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اسکی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدّ دیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسولﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں ۔۔۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلّی اُن کے دلوں پر ہوتی ہے ۔ اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں۔ اور انکی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلّی مصفّا کئے گئے اور بتمام و کمال کھینچے گئے ہیں ۔ صفحہ ۷ حاشیہ

سوال نمبر7 : حضرت مسیح موعود ؑ کی آمد کا کیا مقصد تھا؟آپ ؑ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے ساتھ کیا مماثلت یا فرق بیان فرمائے ہیں؟

حضور ؑ فرماتے ہیں: ’’۔۔۔میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے ۔ مَیں اُس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی ۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سیّد الانبیا ء ہے دوسرے فرعونوں کی سر کوبی کے لئے آیا ۔۔۔

تو اُس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا۔ ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوّت اور طبع اور خاصیّت مسیح ابن مریم کی پا کر اُسی زمانہ کی مانند اور اُسی مدّت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا۔ تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ ۔۔۔‘‘ صفحہ ۸

سوال نمبر8 : حضرت محمدﷺ نے حضرت مسیح موعود ؑ سے متعلق کیا پیشگوئی بیان فرمائی تھی؟

۔۔۔حضرت عالی سیّدنا و مولانا ﷺ بطور پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ ’’اِس اُمّت پر ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں وہ‘ یہودیوں سے سخت درجہ کی مشابہت پیدا کر لے گی اور وہ سارے کام کر دکھائے گی جو یہودی کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر یہودی چوہے کے سوراخ میں داخل ہوئے ہیں تو وہ بھی داخل ہو گی۔ تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہو گا۔ اگر ایمان ثر یاّ پر معلّق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہ سے بھی پا لیتا۔‘‘یہ پیشگوئی آنحضرتﷺ کی ہے۔‘ صفحہ ۹ تا ۱۰ حاشیہ

سوال نمبر 9: خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود ؑ پر کیا کھول کر ظاہر کر دیا؟

جواب: خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے کھول دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی در حقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد پیدا ہوا۔ اس زمانہ میں کہ جبکہ یہودیوں کی ایمانی حالت نہایت کمزور ہو گئی تھی اور وہ بوجہ کمزوری ایمان کے اُن تمام خرابیوں میں پھنس گئے تھے جو در حقیقت بے ایمانی کی شاخیں ہیں۔ پس جبکہ اس اُمّت کو بھی اپنے نبی ﷺ کی بعثت کے عہد پر چودہ سو برس کے قریب مدّت گزری تو وہی آفات ان میں بھی بکثرت پید اہو گئیں جو یہودیوں میں پیدا ہوئی تھیں تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو اُن کے حق میں کی گئی تھی۔ پس خُدا تعالیٰ نے اِن کے لئے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینے والا مثیل مسیح ؑ اپنی قدرتِ کاملہ سے بھیج دیا۔

سوال نمبر10 : حضر ت مسیح موعود ؑ کی تکذیب کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے؟

حضور فرماتے ہیں:’’ مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ جس کسی کے کان سُننے کے ہوں سُنے۔یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظروں میں عجیب۔ اور اگر کوئی اس امر کی تکذیب کرے تو پہلے راستبازوں کی بھی تکذیب ہو چکی ہے۔۔۔‘‘ صفحہ ۱۰ حاشیہ

سوال نمبر11: یہ الہام ’’فیک مادۃ فاروقیۃ‘‘کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

جواب: ’’خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کا م لیتا ہے اورطبع اور خاصیّت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔ جو ابراہیم کے دل کے موافق دل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ابراہیم ہے اور جو عمر فاروق کا دل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عمر فاروق ہے۔ کیا تم یہ حدیث پڑھتے نہیں کہ اگر اِس اُمّت میں بھی محدّث ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو وہ عمر ؓہے۔ اب کیا اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ محدثیت حضرت عمرؓ پر ختم ہو گئی۔ ہر گز نہیں۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی روحانی حالت عمر کی روحانی حالت کے موافق ہو گئی وہی ضرورت کے وقت پر محدّث ہو گا۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی ایک مرتبہ اِس بارے میں الہام ہوا تھا فیک مادۃ فاروقیۃ۔ ‘‘ صفحہ ۱۱

فتح اسلام ۔روحانی خزائن جلد ۳ ۔ مطبو عہ پرطانیہ ۲۰۰۹ ء صفحات ۳ تا ۱۱